

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۹) مطبوعہ ۲۲ جولائی ۱۸۹۸ء بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

"مسیحی خیالات مشرقی پوشاک میں"

اور

"ہمارا فرض اُن سے واجب فائدہ اُٹھانے میں"

یہہ کہ "ایک کہلاہی اور شاگرد اور پیرو اُس کی دلہنیں ہیں" اور یہہ کہ خلقت کا مقصد ایک کامل آدمی۔ ایک "آدمیوں کا سردار" پیدا کرنے کا تھا اور کہ "سب کائنات اُس کی خاطر سے وجود میں آئی" یہہ اور دوسرے مسیحی خیالات جو اِن سے مشابہہ ہیں خصوصیت کے ساتھ مشرقی دلوں کے دلولوں کا نتیجہ ہیں اور مشرقی دنیا باوجود مسیح سے بیخبر یا اِنکاری ہونے کے اِن خیالوں کو بڑے جوش کے ساتھ گاتی رہی ہے اگرچہ اُس کا گانا دبی اور مشکوک آواز میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اب جب کہ خداوند کی مرضی مشرق میں پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ جیسے کسی حد تک مغرب میں پوری ہوئی ہے اور جیسی آسمان پر فرشتوں اور پاک روحوں کے درمیان پوری ہو رہی ہے۔ اب خدا کو منظور ہے کہ مشرقی دنیا اپنے اِن خاص مضمونوں کا اور آسمان کے مضمونوں کا دلیری اور یقین کے ساتھ چرچا کرے۔

ہم ہندوستانی مسیحیوں کو اپنے لئے دیسی مسیحی لٹریچر پیدا کرنے میں چاہئے کہ۔ علاوہ یورپ کی مسیحی تصنیفات کا ترجمہ کرنے کے جو نسبتاً ایک کمزور قسم کا کام ہے اور پہلے درجے کا کام نہیں ہو سکتا۔ علاوہ اِس کے ہمیں چاہئے کہ تمام مسیحی خیالوں کو تمام خیالوں کو جو مسیح کی طرف کھینچنے کی قابلیت رکھتے ہیں خواہ وہ فارسی لٹریچر میں یا اُردو لٹریچر میں یا ہندی لٹریچر میں ہوں اُن سب کو اپنا بنالیں۔ جیسا کہ غزلوں اور بھجنوں کی حالت میں کیا جا چکا ہے۔ کیونکہ جو جو مسیحی اوصاف مشرقی لوگوں نے مسیح سے بے خبر ہونے کی صورت میں غیر مسیح کی طرف منسوب کئے ہیں اُن کی نسبت ہماری پختہ امید ہے کہ جوں جوں عیسائی مذہب کی روشنی پھیلتی جاتی ہے اِن سب خیالوں کو جو دوسرے مذہبوں میں اجنبی اور غیر مانوس اجزا کی طرح ہیں یہہ سب مذہب چھوڑتے جائیں گے۔ کیونکہ غیر مسیحیوں کے واسطے مسیح سے اِنکار کرنے کی حالت میں یہی ایک صورت باقی رہ جائے گی کہ وہ مسیح کی صفات کو نااہل شخصوں کی طرف منسوب کرنا چھوڑ دیں۔ پس یہہ ہمارا فرض ہے کہ جو کچھ ہمارا ہے ہم اُسے اپنے تصرف میں لے آئیں پیشتر اِس کے کہ اِن تصرفات کو بے خبر یا دیدہ دانستہ غاصب چھوڑنا شروع کریں ۞

کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کتاب اُمہات المومنین کا جواب الزامی لکھ رہے ہیں الزامی بھی کیا سچ۔ مذہب کے مخالفین اہل یہود و دیگر ملحدان اہل فرنگ کی مخالفانہ جھوٹی باتوں کو جمع کر رہے ہیں۔ مگر اہل تحقیق کو اِس قسم کا جواب کب بھاتا ہے کجا مصنف امہات المومنین کا اسلامی معاونوں اور اماموں سے حقیقتوں پر گواہی دلانا اور کجا مرزا صاحب کا مخالفین

نُورافشاں

پادری۔اے۔ایچ۔ویٹنگ صاحب۔ایم۔اے۔ایڈیٹر
پادری۔ایچ۔گولکناتھ صاحب۔پادری غلام مسیح صاحب ایسوشیٹ
پادری طالب الدین صاحب بی۔اے۔پادری پی۔سی۔اوپل صاحب ایڈیٹرز

مُبارک اُمیّد

باب پنجم

برّہ کی شادی کی ضیافت

ایک اور حادثہ مسیح کی مسندِ عدالت کے بعد اور اُس کے مقدسوں کے ساتھ ظہورِ جلیل کے پہلے آسمان میں واقع ہوگا یعنے برّے کی شادی کی ضیافت۔وہ نوشتہ جو اُس سے تعلق رکھتا ہے ہم پھر اقتباس کرتے ہیں " آؤ ہم خوشی و خرمی کریں اور اُس کا جلال ظاہر کریں اِس لئے کہ برّے کا بیاہ آپہنچا اور اُس کی دُلہن نے آپ کو سنوارا ہے اور اُس کو یہہ دیا گیا کہ وہ صاف و شفاف مہین کتان کا کپڑا پہنے کہ مہین کتان کا کپڑا مقدس لوگوں کی راستبازی ہے اور اُس نے مجھ سے کہا کہ لکھ مبارک وے ہیں جو برّے کی شادی میں مہمان ہو کر بُلائے گئے" (مکاشفات ۱۹: ۷ سے ۹ تک) اِس آسمانی نظارہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ کلیسیا کی نسبت نجات اور خلاصی کا کام کمالیت کو پہنچتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کے حضور جس پر اُس کی تمام اُمیدیں اور اُلفتیں مدت سے لگ رہی تھیں پیش کیجاتی اور اُس کے ساتھ یگانگت پیدا کرتی ہے۔اب ہم چند ایک الفاظ بطور تمہید کے یہاں پر لکھتے ہیں تاکہ اِس منظر کا احوال درست طور پر سمجھ میں آجاوے۔کلامِ الٰہی کے بہت سے مقامات سے واضح ہے کہ کلیسیا مسیح کا صرف بدن ہی نہیں (افسیوں ۱: ۲۳؛ ۵: ۳۰ نیز کلسیوں ۱: ۱۸ نیز ۱ قرنتیوں ۱۲: ۲۷ وغیرہ) بلکہ وہ اُس کی دُلہن بھی ہے۔مقدس پولوس قرنتھس کے ایمانداروں کو یوں فرماتا ہے " کیونکہ میں نے تمہیں سنوارا تاکہ میں تم کو پاک دامن کنواری کی مانند ایک ہی شوہر یعنے مسیح کے پاس حاضر کروں " (۲ قرنتیوں ۱۱: ۲) پھر جب شوہروں کی جوروؤں کی نسبت فرائض کا مدلل بیان کرتا ہے تو اُن فرائض کا لازمی و واجبی ہونا اِس ہی وجہ سے ثابت کرتا ہے کہ شادی اُس یگانگت کا نمونہ ہے جو مسیح اور کلیسیا میں موجود ہے "اے مردو اپنی جوروؤں کو پیار کرو جیسا مسیح نے بھی کلیسیا کو پیار کیا اور اپنے تئیں اُس کے بدلے دیا تاکہ اُس کو پانی کے غسل سے کلام کے ساتھ پاک کرکے مقدس کرے اور اُسے اپنے لئے طیار کرے یعنے ایک ایسی جلال والی کلیسیا جس میں داغ یا چین یا کوئی ایسی چیز نہ ہو بلکہ وہ مقدس اور بے عیب ہو " (افسیوں ۵: ۲۵ سے ۲۷ آیت تک) پھر دیکھو رسول کیا فرماتا ہے " اُس ہی سبب سے آدمی اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا اور وے دونوں ایک تن ہونگے۔یہہ ایک بڑا بھید ہے پر میں مسیح اور کلیسیا کی بابت بولتا ہوں " (۳۱ و ۳۲ آیات) یہاں پر خدا کی روح اُس بات پر اشارہ کرتی ہے کہ حوّا آدم میں سے بنائی اور اُس کے سامنے لائی گئی تھی اور اُن دونوں میں جورو و شوہر کی یگانگت پیدا ہوئی تھی اور یہہ ایک نمونہ تھا کہ کلیسیا بھی مسیح آدمِ ثانی کے حضور حاضر کی جاویگی۔جب تک وہ انسان بنکر اِس زمین پر تھا وہ اکیلا رہا مگر خدا کے ارادہ کے موافق گہری نیند یعنے موت کی نیند اُس پر بھی آپڑی اور روح القدس کے نزول کے وسیلے اُس کے کام کا پھل یعنے کلیسیا بنائی گئی اور دونوں میں یگانگت پیدا ہو گئی۔پس جیسا آدم نے حوّا کے حق میں کہا " اب یہہ میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور گوشت میں سے گوشت ہے " (پیدایش ۲: ۲۳) ہم یعنے ایماندار لوگ بھی کہہ سکتے ہیں " ہم اُس کے بدن اور گوشت اور ہڈیوں میں عضو ہیں " (افسیوں ۵: ۳۰)۔

افسیوں کے خط میں ایک اور بات کا ذکر ہے کہ مسیح نے کلیسیا کو پیار کیا اور آپ کو اُس کے بدلے دیا۔پس اُس کی محبت اُس کی قربانی کی غرض اور چشمہ تھی۔جب اُس نے اِس بے بہا موتی کو پایا اور اُس کی قیمت وہی پائی اُلفتوں کے موافق جانتا تھا اُس نے جاکے سب کچھ جو اُس کا تھا فروخت کیا اور اِس موتی کو خرید لیا (متی ۱۳: ۴۶) اُس نے آپ کو اِس کے بدلے دیدیا اور جب آپ کو دیدیا تو سب کچھ دیدیا جو محبت سے ہو سکتا تھا۔" اُس نے اپنے تئیں اُس کے بدلے دیا تاکہ اُس کو پانی کے غسل سے کلام کے ساتھ پاک کرکے مقدس کرے"۔یوں کلیسیا کو روحانی طور سے اپنے لائق بنالیا " تاکہ اُس کو ایک جلال والی کلیسیا اپنے حضور حاضر کرے " وغیرہ ۔

ہم یہاں پر تین باتیں دیکھتے ہیں اور یہہ تینوں زمانہ ماضی اور حال اور مستقبل سے علاقہ رکھتی ہیں۔

(۱) اُس نے صلیبی موت کے ذریعہ آپ کو اُس کے بدلے دیدیا۔

(۲) وہ اُس کو پاک کرتا ہے (یہہ عمل وہ اپنے باپ کے دہنے ہاتھ پر سرفراز ہوکر اپنی شفارش اور وکالت کے وسیلہ اب کر رہا ہے اور پانی کے غسل سے کلام کے ساتھ پاک کرنا اُس کا نمونہ ہے) اور

(۳) وہ اُس کو اپنے حضور حاضر کریگا اور یہہ حادثہ

برّے کی شادی کی ضیافت کے وقت وقوع میں آویگا۔

یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ سب اُس کی محبت کا پھل ہے۔ اُس کا خدا کے دہنے ہاتھ پر انتظار کرنا اِس لئے ہے کہ ہر ایک جس کا حصّہ اُس کی دُلہن میں جمع ہو جاوے "تمام جو مجھے باپ نے دیئے ہیں میرے پاس آویں گے" (یوحنا ۶: ۳۷) اور اُس نے اُن تمام کو اپنی قربانی سے خریدا اور خلاصی بخشی ہے اِس لئے وہ اُس وقت تک باپ کے دہنے ہاتھ پر انتظار کریگا جب تک کہ سب سے پچھلا ایماندار اندھیرے سے نکلکر خدا کی عجیب روشنی میں داخل نہ ہولے اُس کے بعد وہ دیر نہ کریگا کیونکہ جس محبت کے باعث اُس نے آپ کو قربان کیا وہی محبت اُس کو مجبور کریگی کہ اپنی دُلہن کو لے جاوے اِسی واسطے وہ کلیسیا سے یوں کہکر خطاب کرتا ہے "دیکھ میں جلد آتا ہوں" اور اُس کو یاد دلاتا ہے کہ اُس کی محبت کبھی تھکتی اور گھٹتی نہیں کہ وہ اُس وقت وقت کے شوق سے انتظاری کر رہا ہے جب وہ آکر اُس کو اپنے ساتھ لے جاویگا۔

گذشتہ بیان کے موافق جب وہ اپنوں کو لیجاویگا اور اُنکو باپ کے گھر میں داخل کرنے اور اُن کو اپنی مسندِ عدالت کے آگے حاضر کرنے کے بعد شادی کا وقت آپہنچیگا تب یہہ وہی حادثہ ہوگا جس کا ذکر اُس جملہ میں پایا جاتا ہے جو ہم نے مکاشفات سے اقتباس کیا ہے۔

اِس کو برّے کی شادی کہتے ہیں (مکاشفات ۱۹: ۷) اور بقول شخصے "برّے کے نشان یا بیان سے خدا کے بیٹے کی مُراد ہے اور یہہ نشان اُس کے دُکھوں کو ظاہر کرتا ہے۔ ہماری روح اُس کو خوب سمجھتی ہے۔ اور اِس لئے یہہ لقب یعنے "برّے کی دُلہن" ظاہر کرتا ہے کہ فقط دُکھوں سے خداوند نے اُس کو اپنا بنالیا ہے اور خداوند نے اُس کی ایسی قدر کی ہے کہ اُس کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔ اِس میں شک نہیں کہ ایماندار لوگ فی الحال مسیح کے ساتھ یگانگت رکھتے ہیں مگر شادی سے ایک اور ہی خیال پیدا ہوتا ہے۔ اُس وقت اِس زمانہ کے تمام ایماندار لوگ یعنے پنتکوست سے لیکر خداوند کی آمد کے وقت تک کے تمام دیندار جو جلال پا چکے ایک جماعت اور ایک دل سمجھے جائیں گے اور کامل طور سے اور آخیر دفعہ اُس جلالی شخص کے ساتھ۔ اپنے اُس خداوند کے ساتھ جس نے اپنے بے مثل فضل اور لاثانی محبت سے پسند کیا کہ کلیسیا چیدہ کرے کہ ہمیشہ کے لئے اُس کے ساتھ رہے علانیہ طور پر شراکت حاصل کریں گے۔ اِس نظارہ میں وہ جلال کے ساتھ ظاہر ہونے پر ہے اور پیشتر اِس کے کہ وہ اپنے ظہورِ جلیل میں اُس جگہہ جہاں وہ ناپسند اور ردّ کیا گیا تھا آوے وہ اپنی کلیسیا کو علانیہ اور ظاہرا طور پر اپنی یگانگت میں لیگا کہ کلیسیا نے کسی قدر اُس کے دُکھوں اور مصیبتوں میں حصہ پایا ہے تاکہ وہ اُس کو دنیا کے روبرو ظاہر کرے کہ اب وہ اُس کے ساتھ اُس کے جلال میں حصہ لیتی ہے "اور وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ہے میں نے اُنہیں دیا ہے تاکہ وے ایک ہوں جس طرح سے کہ ہم ایک ہیں میں اُن میں اور تو مجھ میں تاکہ وے ایک ہو کر کامل ہوویں اور کہ دنیا جانے کہ تو نے مجھے بھیجا ہے اور جس طرح کہ تو نے مجھے پیار کیا تو نے اُنہیں بھی پیار کیا ہے" (یوحنا ۱۷: ۲۲ و ۲۳ آیات) یہہ اُس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جب وہ اپنی بادشاہت اور اختیار حاصل کرنے کو واپس آوے گا اُس وقت زمین کے باشندے اُس کی شاہانہ دلہن کو اُس کے پاس تخت پر جلوس فرما دیکھینگی۔

شادی ظہورِ جلیل سے پہلے ہو چکی ہوگی اور اِس میں خداوند کے دل کا اظہار ہے کہ وہ اِس طرح اپنی کلیسیا کو اپنے جلال اور خوشی میں اپنے ساتھ شریک کرتا ہے۔ جب ہم افسیوں کے خط کے نوشتہ کا اِس نوشتہ سے جو ہمارے درپیش ہے مقابلہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دُلہن دو قسم کی خوب صورتی میں ملبّس ہے۔ یہاں پر ذکر ہے "اُس کی دُلہن نے آپ کو سنوارا ہے اور اُسے یہہ دیا گیا کہ وہ صاف اور شفاف یعنے کتانی کپڑا پہنے" وہاں پر مذکور ہے "اور اُسے اپنے لئے طیار کرے یعنے ایک ایسی جلال والی کلیسیا جس میں داغ یا چین یا کوئی ایسی چیز نہ ہو بلکہ وہ مقدس اور بے عیب ہو" (افسیوں ۵: ۲۷) یہہ پچھلی خوبصورتی مسیح کے دُکھوں اور مصیبتوں اور محنتوں کا ثمرہ ہے "اُس نے آپ کو اُس کے بدلے دیا تاکہ اُس کو پانی کے غسل سے کلام کے ساتھ پاک کر کے مقدس کرے" اِس غسل سے جیسا آگے بیان ہوا خداوند نے کلیسیا کو روحانی طور سے اپنی محبت اور یگانگت کے لائق بنالیا ہے اور جب وہ اُس کو اپنے حضور حاضر کریگا تب وہ اپنے خداوند کی تجلی میں منوّر ہوگی اور اُس کے جلال کا عکس ظاہر کریگی وہ اپنی دلہن میں اپنی ہی شکل اپنے حضور دیکھیگا اور اُسنے اُس کو اپنے جلال اور بزرگی میں لائق اور مناسب صاحب اور ملکہ طیار کیا ہے۔

لیکن مہین صاف اور شفاف کتانی لباس ایک اور قسم کی خوبصورتی پر دلالت کرتا ہے یہہ مقدسوں کی راستبازی ہے اور جیسا پیشتر بیان ہو چکا یہہ مسیح کی مسندِ عدالت کے آگے حاضر ہونے کا نتیجہ ہے۔ اِس بات سے ہمارے خداوند کے فضل کا خیال نہایت ہی بڑھ جاتا ہے۔ اگر ہم کوئی ایسا کام کریں جو اُسکو پسند آتا ہے تو یہہ فقط اُس قدرت کے وسیلہ ہو سکتا ہے جو خود اُسنے ہمکو عنایت کی ہے "کیونکہ ہم اُسکی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ہو کے اچھے کاموں کیواسطے پیدا ہوئے جن کیلئے خدا نے ہمیں پیشتر طیار کیا تھا کہ ہم اُنہیں کیا کریں" (افسیوں ۲: ۱۰) تاہم وہ ہمکو ہمارے اُن کاموں کے پھلوں اور خوبصورتی سے آراستہ کریگا

مُراسلات

بقیہ

انتخاب

میری یہہ مراد نہیں ہی کہ خوبصورتی کچھ بھی نہیں ہی اگر کچھ نہ ہوتی تو خدا خوبصورتی کو پیدا نہ کرتا۔ گلاب کے پھول کو دیکھنے سے ہماری آنکھیں خوش ہوتی ہیں لیکن اگر اُس گلاب میں خوشبو نہ رہے تو صرف خوبصورتی کسی قدر کے قابل نہیں ہی۔ گلاب دیکھنے میں خوبصورت۔ چھونے میں ملایم اور سونگھنے میں خوشبودار ہی اس لئے لوگ گلاب کو اس قدر پیار کرتے ہیں۔ جس خوبصورت مرد یا عورت میں گلاب کی طرح بیرونی اور اندرونی خوبی و نرمی و ملائمی مزاج ہو اُس کو سب اچھا سمجھتے ہیں ؂

ظاہرا خوبصورتی اور دنیوی دولت اور مرتبہ اچھی شئے ہیں اگر اُس کے ساتھ نیک چال چلن اور اندرونی خوبی بھی موجود ہو۔ لیکن افسوس کی بات ہی کہ اس دنیا میں اکثر اس قسم کی چیزیں موجود نہیں ہیں۔ یہاں خوبصورتی ہی تو نیک چلنی نہیں۔ اگر نیک چلنی ہی تو خوبصورتی نہیں۔ دولت ہی تو دینداری نہیں اور اگر دینداری ہی تو دولت نہیں۔ علم ہی تو حلیمی نہیں اور اگر حلیمی ہی تو علم نہیں۔ اس لئے ظاہرا خوبصورتی اکثر سیراب Mirage کی طرح دھوکہ کی ٹٹی ہی۔ تم پیاسے ہو کے وہاں جاتے ہو لیکن آگ جیسی گرم ریت میں جل مرتے ہو۔ لہٰذا اُس دھوکے سے بچنے کے لئے ہر ایک عقلمند کو کوشش کرنی چاہیئے ؂

چہارم۔ عشق ہی کو محبت نہیں سمجھنا چاہیئے۔ محبت میں خودغرضی نہیں ہی۔ محبت میں خوبصورتی کا نشہ بھی نہیں ہی۔ محبت اور عشق میں یہہ فرق ہی۔ کہ محبت خدا کی مرضی کے ماتحت ہی۔ عشق صرف ایک نفسانی خواہش کا نتیجہ ہی۔ محبت ایک آسمانی شئے ہی اور عشق دنیوی ہی۔ محبت جس خوبصورتی کو ڈھونڈھتی ہی وہ روحانی اور آسمانی خوبصورتی ہی۔ عشق جس خوبصورتی کو تلاش کرتا ہی وہ جسمانی خوبصورتی یعنے زمین کی خاک کی رونق ہی۔ محبت دلی اور روحانی خواص کو چاہتی ہی۔ لیکن عشق صرف جسمانی عضو کی ترقی خوبصورتی اور حسن کو چاہتا ہی۔ محبت روح میں ڈوبنا چاہتی ہی۔ اور عشق کیڑے کی طرح خوبصورتی کی آگ میں جلنا چاہتا ہی۔ بعض وقت دونوں میں جان نثاری نظر آتی ہی۔ بعض محبت کی خاطر خود انکاری کرتے ہیں۔ بعض عشق کے نشہ میں ہزارہا دُکھ اور مصیبت اُٹھاتے ہیں۔ محب شاعر اور فلاسفر دونوں ہی لیکن عاشق صرف شاعر ہی اور اُس کے اشعار بھی بہت گہرے نہیں ہیں۔ محبت میں کسی طرح کا آہ بھرنا نہیں ہی لیکن عشق میں آہوں کی کمی نہیں۔ محب دُم دار گمراہ ستارے کی طرح بے مقصد زندگی بسر نہیں کرتا لیکن عاشق بے مقصد زندگی کو لیکر آوارہ پھرتا ہی۔

اس لئے ایک قسم کے عشق ہونے سے اُس کو محبت خیال نہیں کرنا چاہیئے ہر ایک عشق بھی نیک عشق نہیں ہی۔ عشق کی کشش سے تم کسی کو پیار کر سکتے ہو۔ لیکن تمہارا پیار کرنا تمہاری بہبودگی کا باعث نہیں ہی۔ جیسا مریض نقصان دہ غذا کو پسند کرتا ہی ویسے ہی عشق کے نشہ میں آدمی کسی بُری عورت کو اور عورت کسی بُرے آدمی کو پیار کر سکتے ہیں۔ اِس لئے ساتھی کے انتخاب کرنے میں صرف عشق ہی کو رہنما نہیں کرنا چاہیئے۔ فلاں شخص کو دیکھنے سے دل میں ایک قسم کی خوشی آتی ہی۔ اس لئے فلاں سے شادی کرنی چاہیئے۔ یہہ صرف ایک عشق کا نشہ ہی۔

ایسا نوجوان اکثر جوش جوانی کے سبب سے کرتے ہیں اور نہ وہ بزرگوں کے مشورہ کے مطابق نہ خدا کی مرضی کے موافق عمل کرتے ہیں۔ اِس قسم کے عشق کے نشہ میں اکثر نوجوان ماں باپ کی اجازت کے بغیر بھی شادی کرتے ہیں۔

محبت ایک بڑی پاک شئے ہی۔ اس میں ظاہرا خوبصورتی کا نشہ نہیں وہ باطن میں روح کی خوبصورتی کو دیکھتی ہی۔ محبت یہہ دیکھتا ہی کہ فلانی روح میری روح کے لایق ہی یا نہیں۔ میں جو بھاری کام لیکر اس دنیا میں آیا ہوں وہ روح میرے اِس کام میں مددگار ہوگی یا نہیں۔ میری خواہش اور خیالات کے ساتھ اُس کی خواہش و خیالات ملتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہماری شادی ہو تو ہماری زندگی سے خدا کا جلال زیادہ ظاہر ہوگا یا نہیں۔ محبت خدا کی مرضی کے ماتحت ہی۔ محبت سوچ سمجھ کر کام کرتی ہی۔ محبت میں پیار ہی۔ محض خوبصورتی کی خواہش نہیں۔ محبت میں فرمانبرداری اور خود انکاری ہی۔ لیکن خبط نہیں یہہ محبت ہماری اصلی رہنما ہونی چاہیئے۔ اِس محبت کی رہنمائی سے ہم کو زندگی بسر کرنے کے لئے ساتھی چُننے میں بہت مدد مل سکتی ہی۔

پنجم۔ تم جس کو اپنی زندگی کا ساتھی چننا چاہتے ہو وہ تمہاری زندگی کے کام میں کس قدر تمہاری مدد اور ہمدردی کر سکتا ہی۔ یہہ امر بھی غور کرنے کے قابل ہی۔ آدم کی زندگی کا جو خاص کام تھا اُس میں جانور اور پرندے اُس کی مدد اور ہمدردی نہیں کر سکتے تھے۔ اِس بھاری اور پاک اور مشکل کام کے لئے ایک بھاری اور پاک شخص کی ضرورت تھی۔ حیوانوں میں شخصیت نہیں۔ ذمہ واری نہیں ہی لیکن عورت میں ذمہ واری اور شخصیت موجود تھی۔ اِسلئے وہ عورت آدم کی ساتھی ہونے کے لایق ٹھہری۔ حوا میں زمینی خوبصورتی اور آسمانی روح تھی۔ بسبب اِس آسمانی روح کے وہ آدم کی اِس پاک خدمت میں اُس کی مددگار ہوئی

وہ نرم بدن والی سخت بدن والے آدم کے ساتھ ملکر اِس باغ عدن کی خدمت کررہی تھی۔ آدم بیشک اُس کی خوبصورتی کا لطف اُٹھاتا تھا۔ لیکن اُس کے سبب سے اعلیٰ خوشی اپنی زندگی کے کام میں حوّا کی مدد اور ہمدردی کا ملنا تھا۔ وہ اگر اُس کی خوبصورتی کو نہ پاتا تو بھی وہ ناخوش نہ ہوتا۔ حوّا کی مدد سے اپنے زندگی کے کام میں زیادہ تر طاقت حاصل کرتا۔ حوّا کی شیریں زبان سے اُس کے دن بھر کی تھکاوٹ اُتر جاتی اور بدصورت لیکن محبت سے بھرپور حوّا کو دیکھ کر اُس کا دل خوشی سے بھر جاتا۔ خدا نے اُس کی خوبصورتی اُس کو انعام کے طور پر دی تھی۔ اُس نے اُس انعام کو خوش اور شکرگذار ہوکر لیا تھا۔ خوبصورتی مقدم مقصد نہیں ہے بلکہ ایک زایدچیز ہے۔

دُکاندار جیسا کسی چیز کو بیچ کر اُس کے اُوپر ایک مُشت رُونگا دیتا ہے۔ ویسے ہی خوبصورتی ایک قسم کا رونگا ہے جیسا کہ خریدار کا رونگے پر کچھ دعویٰ نہیں ہے۔ اگر مل جائے تو اچھا ہے ورنہ کچھ افسوس نہیں ہے۔ ایسے ہی زندگی کے کام میں مدد اور ہمدردی مقدم مقصد ہے اور خوبصورتی رُونگا۔ اگر مل جائے تو اچھا ورنہ کوئی افسوس نہیں۔ سو پسند کرتے وقت یہہ دیکھنا چاہیے کہ تمہارا ساتھی تمہاری زندگی کے کام میں کس قدر مدد اور ہمدردی کرسکیگا۔ بڑے دل کے بغیر بڑے کام میں کوئی مددگار نہیں ہوسکتا ہے۔ پاک زندگی کے بغیر پاک کام بھی ناممکن ہے۔ ذمہ داری کے بغیر ذمہ داری کا کام بھی نہیں ہوسکتا۔ اِس لئے جب تک کہ تم یہہ بات دریافت نہ کرچکو کہ تمہارے ساتھی کی طبیعت تمہارے کام کے ساتھ کس قدر موافقت رکھتی ہے اُس وقت تک اُس کو انتخاب نہ کرو۔ اکثر اِس معاملہ میں ہم بڑی بھاری غلطی کھاتے ہیں۔

فرض کرو کہ شوہر خیرخواہ ملک ہے اور جورو یہہ بھی نہیں جانتی کہ ملک کیا چیز ہے شوہر تو مبشر انجیل ہے لیکن جورو کو شن کے کام سے دلی نفرت ہے۔ شوہر کلیسیا کا پاسبان ہے لیکن جورو کو گرجہ جانے کے نام سے بخار چڑھتا ہے۔ اگر اِس قسم کی شادی ہوجائے تو اس سے کیا خوشی ہوگی۔

فرض کرو کہ جورو انتظام خانگی کو اچھی طرح سے انجام دے سکتی ہے۔ لیکن شوہر شرابی ہے۔ نہ کوڑی بچتی ہے نہ نیک زندگی نظر آتی ہے۔ جورو فراخ دل ہے اور وہ چاہتی ہے کہ دوسرے کی مدد کرے لیکن شوہر بڑا تنگ دل ہے۔ اُس کو صرف اپنے لوہے کے صندوق اور دفتر کے کاغذات کا شوق ہے۔ جورو مسیح کی باتیں کہتی ہے۔ لیکن شوہر اُس کو ہنسی میں اُڑا دیتا ہے کیونکہ وہ منکر ہے۔

بہت مردوں کو افسوس کرتے دیکھا گیا ہے۔ کیونکہ اُن کی جورواں اُن کے کام میں اُن کی مدد اور ہمدردی نہیں کرتیں۔ چنانچہ اِس وجہ سے بہت آدمیوں کی زندگی گہرے اندھیرے میں ڈوب گئی ہے۔ بہت سے نوجوانوں کی شادی سے پیشتر جیسے جوش و خروش سے کام کرتے دیکھا گیا ہے بعد شادی کے وہ ویسے نظر نہیں آئے۔ ایک قسم کی بلا کی میں گویا وہ گرفتار ہوگئے۔ بہت سی عورتیں ایسی دیکھی گئیں جو شادی سے پہلے گلاب کے پھول کی طرح شگفتہ تھیں اُن کے دل میں کتنی ہی خواہشیں تھیں لیکن بعد شادی کے اُن کی وہ حالت نہ رہی۔ بادخزاں نے شگفتہ پھولوں کو مرجھا دیا۔ پژمردگی میں آنسو بہانے۔ دل کے درد اور سرد آہیں بھرنے کے سوا اور کچھ باقی نہ رہا۔ زیادہ تر یہہ بات دولتمند لوگوں کے گھر میں نظر آتی ہے۔ باوجود دولت عزّت اور بڑے رتبہ کے اُن کے پاس وہ چیز نہیں ہے جس سے دل پھول کی طرح شگفتہ رہے۔

اِس لئے میں کہتا ہوں۔ کہ انتخاب کرتے وقت بڑی ہوشیاری اور دانائی سے کام کرنا چاہئے۔ کیونکہ پسند کے وقت اکثر ایک دوسرے سے اپنی اصلی عادت کو چھپاتا ہے۔ اُس وقت تم جو سوال پوچھوگے اُس کا جواب یہی ملیگا کہ "ہاں"۔ اِس "ہاں" کے اُوپر اگر تم رشتہ داری قایم کرچکو تو تمہارے لئے دھوکہ کھانے کا کافی موقع موجود ہے۔ تم خیرخواہ ملک ہو اپنے ملک کیواسطے تم نے اپنی زندگی کو مخصوص کیا سب کچھ اپنے ملک کی بہبودی کیلئے دینے کو تیار ہو۔ اور تم اِس امر کو اپنی مجوزہ بیوی سے ذکر کرتے ہو اُس نے جواب دیا کہ "ہاں" میں بھی اس کام میں تمہاری مددگار ہونگی اور تمہارے ساتھ اپنے ملک کیواسطے اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن جب شادی کے بعد انڈین ایسوسی ایشن (Indian Association) کا چپراسی ماہواری چندہ کی کتاب لیکر تمہارے دروازہ پر آیا تو اُس وقت ساری حب وطن رخصت ہوئی اور بجائے اُس مذکورہ بالا کے سب کچھ کے ایک چونی بھی نہ نکل سکی۔

اِس طرح نوجوان مرد بھی نوجوان لڑکیوں کو ہر ایک بات میں "ہاں" جواب دیتے ہیں۔ لڑکیاں خیال کرتی ہیں کہ یہہ آدمی ہیں اور یہہ جھوٹ نہیں بولتے۔ اِس لئے بغیر سوچ سمجھ کے اپنی روح اور جسم اور اپنی ساری آیندگی اُن کے سپرد کردیتی ہیں۔ سکول کی بڑی ناگوار زندگی سے چھوٹ کر اُس شادی شدہ زندگی میں داخل ہوتی ہیں۔ جو ہزاروں خواہشوں سے بھرپور ہے۔ لیکن چند روز ہی میں ہوش آتی ہے۔ چنانچہ بعد شادی کے کتنی ہی لڑکیاں اپنے سکول کی باتیں یاد کرتی ہیں۔ اور اپنے سکول کیطرف دیکھ دیکھکر سرد آہیں بھرتی ہیں۔

اِس لئے صرف اُس "ہاں" پر اعتبار کرکے زندگی کے اتنے بڑے معاملہ کا فیصلہ کردینا مناسب نہیں ہے بہت تحقیقات درکار ہے۔ بعض وقت نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنے والدین کی صلاح پر نہیں چلتیں۔ اسی طرح پر اپنی خام خیالی سے اپنے والدین کے پختہ خیالوں کو بھی باطل شمار کرتے ہیں۔ اِسی طرح بہت سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ایسے عشق میں مبتلا ہوتے ہیں کہ اُن کے والدین

کے دور اندیشی کے خیالات اُن کو بُرے معلوم ہوتے ہیں۔ اور اُن کی بلا اجازت شادی کر لیتے ہیں۔ مگر اِس کا نتیجہ اکثر بد نکلتا ہے اور پیچھے سے پچھتاتے ہیں۔ اِس لئے انتخاب کے وقت میرے خیال میں والدین کی صلاح لینا کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

اصلی بات تو یہہ ہے کہ تم کو جب تک اپنے ساتھی کے باطنی حالات خود یا کسی اور معتبر شخص کی معرفت اچھی طرح معلوم نہ ہو جائیں اُس وقت تک شادی نہ کرو۔ ظاہرا خوبصورتی کی نسبت اندرونی خوبصورتی یعنے چال چلن پر زیادہ غور کرنی چاہئے۔ جو چال چلن کی پرواہ نہیں کرتے اور زندگی کے کام میں ایک دوسرے کی موافقت کو مدِ نظر نہیں رکھتے۔ اُن کے انتخاب میں اکثر غلطی ہوتی ہے۔ باقی آئندہ ❊

راقم

پادری۔ بی۔ بی۔ رائے۔ از ناہن ❊

تصلیب

یہہ تاریخی بیان اُس تحریر کا ترجمہ ہے جو وٹیکن کی لائبریری میں دستیاب ہوئی ہے۔ یہہ سرکاری رپوٹ ہے جو پنطوس پلاطوس کی طرف سے یسوع مسیح کے مقدمہ کی بابت بادشاہ کی خدمت میں روانہ کی گئی تھی پہلی دفعہ شائع ہوئی ہے۔ انگریزی ترجمہ اِس کا ڈاڈیل کے ایجنٹ نے جو روم میں ہے کیا ہے۔ بوقت ضرورت انگریزی بھی شائع کریں گے۔ و ہو و ہذا

منجانب پنطوس پلاطوس بنام

طرتی اُس کلاس سکریٹری بادشاہ طبریوس سلام۔

میں اِس جوش پر جو کہ یسوع مسیح کے مقدمہ یا ٹرائیل (Trial) سے روم میں پھیلا ہے حیران ہوں یہہ واقعہ کوئی اتنا بڑا بھاری نہیں ہے جس میں کہ بادشاہ کی توجہ کی ضرورت ہو اگرچہ بعض حاسد لوگوں نے مجھ کو میرے مالک (آقا) کے سامنے بے اعتبار کرنے کے لئے اس کو ایک بہانہ بنالیا ہے۔ آپ نے اِس بارہ میں جو میں نے کارروائی کی ہے اُس کی بابت مجھ سے جواب طلب کیا ہے اور میں اِس واسطے یہہ رپورٹ پیش حضور کرتا ہوں ❊

اوّل میں انکار کرتا ہوں کہ اِس نامبارک معاملہ میں میں نے اپنے فعل سے روم کے رُعب و داب کو خطرہ میں ڈالا ہے۔ ہر ایک بات کی جو کہ مفتوح لوگوں کے مذہب سے متعلق ہے عزت سے دیکھتا رہا۔ اور ہمیشہ میں اس ملکی امر (Policy) کو مدِ نظر رکھتا ہوں جو کہ آبادیوں میں مدِ نظر رکھی جانی ضروری ہیں۔ یعنے مفتوحوں کے ذاتی معاملات یا تعلقات میں دست اندازی کرنے سے میں نے پرہیز رکھا ہے۔ اور میں اِس بات کو بھی نہیں بھولا کہ میں جب اِس عہدہ پر متعین ہوا تو یہودیہ سخت نازک حالت میں تھا۔ اِس سبب سے میری ذمہ واریاں زیادہ نازک ہو گئیں اِس واسطے ضروری تھا کہ مستقل رائے والا اور قوت فیصلہ والا آدمی (a man of decision) وہاں (یہودیہ میں) ہو ❊ میں نے یہاں آکر معلوم کیا کہ یہودی لوگ دو مخالف فریقوں میں تقسیم ہوئے ہوئے ہیں۔ بُوڑھے یہودی اور نوجوان یہودی۔ میں نے چشم پوشی کی جہاں کہ میں نے چشم پوشی کو مناسب سمجھا۔ اور درشتی کو عمل میں لایا جہاں کہ سختی واجب تھی۔ میں نے ان کے جھگڑوں میں صرف شاذو نادر دخل اندازی کی اور وہ بھی تب جب یہہ خیال کیا گیا کہ جہاں کہ بادشاہ یا روم کی طاقت پر زد آتی ہے۔ عام طور پر میں نے مخالف پارٹیوں کا کبھی نوٹس (notice) تک نہیں لیا۔ بات یہہ ہے کہ یہہ کوئی بھاری بات نہ تھی کہ کونسا فریق مغلوب ہوتا ہے کیونکہ دونوں فریق ہمارے ساتھ عداوت رکھتے ہیں۔

میرے پیش رو (Predecessors) گلیل میں بہت کچھ تکلیف اُٹھاتے رہے۔ وہ صوبہ اگرچہ چھوٹا ہے مگر بے تعصبی اور آزادانہ خیالات (Liberalism) کی پیدائشی جگہہ ہے اور بہت سے بناوٹی مذہبی جہاد وہاں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ میں نے اِس بات کو محسوس کیا کہ اِن مذہبی خیالات کو دبانے کی کوشش کرنا غیر مفید تھا۔ اور یہہ ایک اور میرا اصول ہے کہ نئی آبادیوں میں لبرل یا آزاد حوصلے والے طریقوں سے حکومت کرنا آسان ہوتا ہے۔ بہ نسبت مُقید اور پابند طریقوں (Conservative methods) کے ❊

یہاں کنسرویٹو فریق میں دولتمند جماعت شامل ہے۔ دولتمند جماعت سے مراد روپے والے اور مالکان اراضیات ہیں۔ اور اُن لوگوں کو غیر طاقت کا قبضہ سخت معلوم ہوتا ہے۔ اُن کی ہمدردی کی محرک اُن کی ذاتی غرض ہوتی ہے۔ اور لبرل لوگوں میں سوسائٹی کے فوائد مدِ نظر رکھے جاتے ہیں۔ اِس واسطے وہ شورش نہیں کرتے اور آسانی سے اُن کا انتظام ہو سکتا ہے ❊

صرف ایک دفعہ ایک موقع پر دست اندازی کی پالیسی سے میں نے سرگردانی کی ہے جو کہ میں نے یسوع مسیح کے مقدمہ میں ظاہر کی ہے۔ اِس امر میں دونوں کنسرویٹو اور لبرل لوگوں نے مجھ سے اُس کو سزا دینے کے لئے درخواست کی۔ میں مختصر طور پر واقعات بیان کر دیتا ہوں۔ کچھ مہینے گذرے ہیں کہ بوڑھے یہودیوں کی جماعت نے مسئلہ کی ترقی سے خطرے میں پڑ گئی اور اِس مسئلہ کا پیش کنندہ ایک نوجوان سوشیلسٹ (Socialist) واعظ یسوع

نوٹ۔ یہہ مضمون انگریزی میں بعنوان (The Crucification) اخبار [illegible] لندن میں دسمبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا تھا ہم اس کا ترجمہ ان لوگوں کے لئے کرتے ہیں جو اس مسئلے کے منکر ہیں اور خاصکر محمدیوں کی خاطر جو مسیح کے مصلوب ہونے کے منکر ہیں ❊

نوٹ۔ دنیا بھر میں مشہور ہے ❊



نامی تھا۔ میں نے اُس کے لکچروں میں کوئی سخت بات نہ پائی لیکن کٹر ایماندار متابعین فریق اہل یہود (Orthodox) لوگوں نے اِن لکچروں کو بہت خطرناک خیال کیا۔ کنسرویٹو لوگوں کو بہت جوش دلایا گیا +

تب بعض بارعب آدمی (Influential persons) میرے پاس آئے اور اُنہوں نے جیزس (یسوع) پر بغاوت کھڑا کرنے کا الزام لگایا۔ میں نے اِن الزاموں پر یقین نہ کیا لیکن چونکہ اُنہوں نے ضد کی اور یہہ بھی کہا کہ اُس نے یہودیوں کے بادشاہ کا لقب اختیار کر لیا۔ میں نے اُس کو اپنے پاس بلایا۔ میں اِس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ جب میں نے اُس کو دیکھا مجھہ پر اُس کے حق میں اچھا اثر ہوا۔ میں لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہوں اور یہہ بھی جانتا ہوں کہ یسوع معمولی آدمی (Ordinary) نہ تھا آپ مجھے تحریر فرماتے ہو کہ یسوع آپ کے روبرو زیادہ خطرناک بیان کیا گیا ہو۔ مگر کوئی بات اِس میں خطرناک نہ تھی وہ ایک بے ضرر (Quiet) اور خلیق (Amiable) شکل والا آدمی تھا۔ اور اُس کا طریقہ گفتگو ظاہر کرتا ہو کہ وہ فصیح (Orator) تھا۔ میں نے شوق سے اُس کی تھیوریات (Theories) سُنا جو کہ بہ نسبت پولٹیکل ہونے کے زیادہ فلاسفرانہ (Philosophical) تھیں۔ اور میں نے کوئی وجہ اُس کو سزا دینے کی نہ دیکھی +

چونکہ میرے فرائض مجھے پھانسی کی سزا تک بھی فیصلہ کرنے کا اختیار یا حق دیتے ہیں۔ میں نے اُس پر (یسوع) الزام لگانے والوں کو کہہ دیا جو کہ موجود تھے کہ "میں کوئی قصور اِس راستباز آدمی میں نہیں دیکھتا" میری اِس گفتگو نے عام جوش کو بھڑکا دیا۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ لوگوں کی رائے ملزم کے برخلاف یہاں تک ہو۔ کہ کوئی بات لوگوں کے جوش کو ٹھنڈا نہیں کر سکتی سوائے اِس بات کے کہ اُس کو (یسوع) سزا دینی چاہئے۔ میں نے اِس معاملے کو ہیرودیس کے روبرو پیش کرنے کے لئے مہلت لینے کی کوشش کی مگر ہیرودیس نے اُس کو پھر میرے پاس واپس بھیجدیا۔ اِس آدمی کو میں نے عوام الناس کے لعن وطعن سے بچانے کے لئے ہر ایک کوشش کی مگر میں مجبور ہو گیا اور اُن کے مذہبی خیالات (Religious ideas) کے لحاظ سے اُس کو سزا دی۔ لیکن وہاں جانے کہ میں نے اُس وقت تمام ذمہ واری سے اِنکار کر دیا یہہ کہکر کہ گورنمنٹ کو کسی بات میں دخل نہیں ہو۔ اور وہ آدمی (یسوع) لوگوں کے مذہبی اصولوں کی بھینٹ ہوا یا قربانی کیا گیا +

مفسد کی پھانسی گلگتا نامی یعنے کھوپری کی جگہہ پر ہوئی۔ اور رومی سپاہیوں کی گارد سے امن قائم کیا گیا اور میں نے اُس آدمی کے رشتہ داروں اور دوستوں کے رنج کو ٹھنڈا کرنے کی ہر طرح سے کوشش کی۔ میں خیال نہیں کرتا کہ یسوع کا کوئی بھی پیرو اُس کے مسائل (Doctrines) کی واعظ کرتا ہو اگر کوئی کرتا بھی ہو تو اُس کی طرف کوئی توجہہ نہیں دیتا +

یہہ کُل مقدمے کا خلاصہ (Briefly) تھا۔ مجھے اُس آدمی کی بے گناہی کا پورا یقین ہو۔ - اِس پر بے انصافی سے سزا کا فتویٰ دیا گیا اور ہم عدالتی غلطی میں گر گئے۔ کیا مقدمے کی نظر ثانی کرنا انصاف ہو گا؟ ہاں - کیا مناسب ہو؟ نہیں۔ اِس نامبارک معاملے میں بہت سے اشخاص شریک ہیں کیونکہ وے بے جلد فیصلے اور مذہبی تعصب کے الزام میں تصور وار ہیں۔ متعصب لوگ مسیح کی موت کا فیصلہ مانگتے ہیں اِس واسطے جلدی کرتے تھے کہ اُن کے مذہبی اصول کا سکہ جاری رہے جس کو کہ وہ دل سے سچ مانتے تھے۔ تمام خیالات کو مدنظر رکھکر یہہ اچھا ہو گا کہ اِس معاملے کو طوالت نہ دی جاوے اور یہودیوں کو اِس خیال میں رہنے دیا جاوے کہ یسوع مسیح کو اِس واسطے سزا دی گئی کہ اُس نے سرکار (بادشاہت) کے برخلاف جرم کیا۔ مقدمہ کو از سر نو اُٹھانا۔ اُس کو (یسوع) پھر زندگی نہیں دیگا۔ اِس سے بڑے بڑے شہری آدمیوں اور اعلیٰ درجہ کے عہدہ داروں (High functionaries) پر تباہی آویگی۔ اِس سے انصاف کرنے والوں پر (Judges) بھی دھبہ آئیگا۔ جنہوں نے کہ بہت جلدی فیصلہ کیا اور کاہنوں پر بھی جنہوں نے کہ اُس کی صلیب پر کھینچا جانا کی سزا کو منظور کیا یہودیوں اور لیڈروں کو بھی جنہوں نے کہ لوگوں کو دھوکے میں رکھا +

میں یقین (امید) کرتا ہوں کہ آپ بادشاہ کے آگے پیش کریں گے۔ اور یہہ بھی عرض کریں گے کہ مقدمے کا پھر سُنا جانا مفید نہیں ہو اور خطرے سے خالی نہیں ہو اور بادشاہ کو اِس کا بھی یقین دلا دیں گے کہ انصاف شاذ و نادر غلط ہوتا ہو اور قوانین ہمیشہ بے طرفدار (Unchangeable) یا یکساں ہوتے ہیں +

الراقم

بی۔ اے۔ شرف۔ اسسٹنٹ لاہیرہ پنجاب

مراتب فرائت پاک خداوند یسوع مسیح ازقرآن

ای ناظرین نورافشاں ہمارے پیارے نجات دہندے خداوند یسوع مسیح کی الوہیت کو محمد صاحب نے حضرت مریم مبارکہ کے ساتھہ تعلق سمجھ کر اُس کی الٰہی ذات کو محض باہری ظاہری الفاظ میں مانا جو کہ اُن کی غلطی اور عدم معلومات پر صاف صاف دلالت کر رہا ہو جیسا کہ ہمارا دعویٰ آئت ذیل سے ثابت ہو رہا ہو لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ - ترجمہ - کافر ہوئے وے لوگ جنہوں نے کہا اللہ وہ مسیح ہو جو کہ مریم کا بیٹا ہو۔ قادیانی صاحب بھی اِسی

مغالطہ میں پڑکر سفید کو بے فائدہ رات و دن سیاہ کررہے ہیں۔ اس لئے ایسے صاحبان کی آگاہی کے لئے میں نے یہہ مضمون شروع کیا تاکہ وے اپنی بیش قیمت روح کو بے خبری کی حالت میں برباد نہ کریں۔ واضح ہو کہ جب مسیح ابن مریم کہا جاتا ہے تو مراد اُس سے انسانیت مسیح ہوتی ہے نہ الوہیت مسیح۔ جیسا کہ انجیل جلیل میں بھی لکھا ہے کہ "ابن آدم" "ابن داؤد" اِسی طرح سے یہہ بھی اُس کا ایک نام ہے یعنے "ابن مریم" جو کہ اُس کی انسانی ذات پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا گذشتہ بیان میں بھی اُس کی بابت ہمارا اشارہ ہوچکا ہے۔ پس محمد صاحب کا اور اُن کے ہم خیال لوگوں کا مسیح کی نسبت ابنیت مریم کی طرف یا آدم و داؤد کی طرف کرکے انکار کرنا محض اُنکی ناواقفیت اور عدم معلومات پر مبنی ہے۔ اور ہماری اِس تحریر سے یہہ بھی ثابت ہوگیا کہ صاحب قرآن نے اُس کی الوہیت و بشریت میں امتیاز کرکے الزام نہیں دیا بلکہ بغیر دریافت کئے بگاڑ اُٹھے کہ حضرت مسیح اور اُنکی والدہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ افسوس ایسی سمجھ پر۔ یہہ دلیل اُن کی صاف ظاہر کرتی ہے کہ بالکل حقیقی راز سے وے بے خبر تھے۔ صرف مجازی معاملہ سمجھ کر اُس کی باطنی ذات سے انکار کردیا۔ اور قرآن میں یوں کہدیا

"وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ"

ترجمہ۔ اور جب اللہ کہے گا اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تونے کہا تھا لوگوں کو کہ پکڑو مجھ کو اور ماں میری کو دو معبود سوائے اللہ کے تو کہیگا پاکی ہے تجھ کو نہیں ہے واسطے میرے کہ کہوں میں وہ چیز کہ نہیں ہے واسطے میرے حق۔

پس اِس آیت سے تو صریحاً روز روشن کی طرح واضح ہورہا ہے کہ محمد صاحب نے بالکل عیسائی مذہب کی بنیاد کو دریافت و تجسس نہ فرمایا اور ناحق بے جا الزام لگاکر غریب مسیحیوں کو متہم گردانا اور ملزم ٹھہرایا۔ چنانچہ ہمارے ملک ہندوستان میں آج تک یہہ خیال خام قرآنی بھائیوں میں چلا آتا ہے۔ لہذا اُن کی ہدایت اور آگاہی کے لئے خداوند کریم نے اپنے خاص لوگوں کو یہہ ملک بخشدیا تاکہ وے اُس کے سچے کلام کو پھیلائیں اور محمدیوں کو راہ حق پر لاویں اور اصل حقیقت کو کھولدیویں۔ پس میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اختصاراً اِس بیان پر اپنے قرآنی بھائیوں کی خاطر کچھ لکھدوں۔ مخفی نہ رہے کہ عیسائی ہرگز اِس کو نہیں مانتے کہ حضرت مریم خدا تھیں۔ اور نہ یہہ کہیں انجیل جلیل ہی میں لکھا ہے۔ ہاں درحقیقت وہ ایماندار و نیک ذات اور پاک دامن عورت تھی۔ جس کو خدائے مہربان نے منظور فرماکر اپنے اقنوم دوم کو دنیا کی نجات کے لئے بھیجدیا۔ اے میرے عزیز قرآنی بھائیو یہہ مقام اعتراض کرنے کا نہیں بلکہ شکریہ کرنے کا ہے۔ کہ اُس نے ہم کو بچایا۔ ورنہ دوزخ کا در نگلنے کے واسطے صاف کھلا تھا۔

پھر یہہ کہ خدا یسوع مسیح سے سوال کریگا کہ تم نے معہ والدہ میرے سوائے خدا جاننا سکھلایا۔ یا بیان کیا۔ اے قرآنی صاحبان ذرہ توجہ مبذول فرماکر تو دیکھو یہاں تو کچھ اور ہی بھید کھل رہا ہے اور وہ یہہ کہ خدا تو سوال کرتا ہے اور بقول قرآن یسوع مسیح انکاری ہیں۔ پس اِس بات سے ثابت ہوگیا کہ قرآنی خدا عالم الغیب اور دانائے قلوب ہرگز نہیں ہیں۔ سچ ہے صد ہائے دعمل بند دور خوش می آئید۔ چون نزد آئید دہم دعم۔ کیا ہوسکتا ہے کہ عالم الغیب و دانائے قلوب جان بوجھکر یسوع مسیح سے سوال کریگا کہ جس حال میں اُنہوں نے یہہ بیان زبان تک بھی نہ لایا ہو۔ بہرحال ثابت ہے کہ اُنہوں نے الزام دینے کے لئے عیسائیوں پر یہہ بات اپنی طبع سے پیدا کرلی تھی۔ باقی آئندہ

الراقم ——————

دہلی خادم الدین۔ ایڈیٹر پادری جی مشن جموں۔ حال وارد۔ ایس پی جی مشن ... اردو

مسٹر مسیح الدولہ مہربانی کرکے ذیل کے سوالوں کا جواب دیں

(۱) اِس ملک میں مشنریوں کے ولایت کیطرف سے بھیجے جانے کا کیا مقصد ہے؟ ۸ جولائی کے نور افشاں کا ضمیمہ پڑھکر جواب دیجئے۔

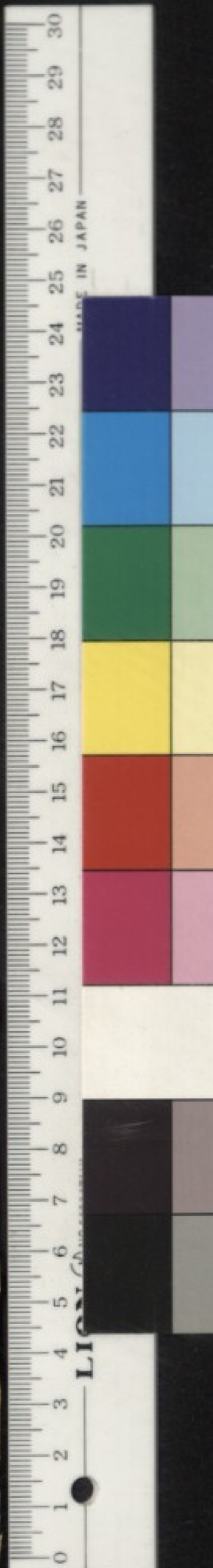
(۲) کیا ہندوستانی مسیحیوں اور ولایتی مشنریوں میں عام طور سے وہ رشتہ قایم ہوگیا ہے کہ جس کے باعث ہندوستانی مسیحی مشنریوں کی خود انکاری اور محبت کے قایل ہوکے اُن سے وہ روحانی فائدہ حاصل کرسکیں کہ جو لوگوں کو خادم الدینوں سے اُٹھانا چاہئے۔ یا عام طور پر حاکم اور محکوم کا رشتہ رکھکر محض مطلب برآری کے لئے اُن کی تعریف کی جاتی اور اُن کو خوش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(۳) کیا باوجود مشنری صاحبوں کی آدھی صدی کی محنت کے اب بھی ہندوستانی مسیحی عام طور پر ویسے ہی بد دیانت اور جھوٹے ہیں جیسا کہ آپ اپنی پہلی وجہ میں بیان کرتے ہیں۔

(۴) کیا ایسے بد دیانتوں کو روپیہ سے لاکھوں گنا بڑھکر قیمتی انجیل کے خزانے کو سونپ دینا اعلیٰ درجہ کی غلطی اور گناہ نہیں ہے؟

(۵) کیا مشنری صاحبوں کی آدھی صدی کی محنت نے کلیسیا میں سے جھوٹ کے ضایع کرنے میں کچھ نہیں کیا ہے اگر کلیسیا کا بھی وہی حال ہے کہ جو ہندو و مسلمانوں کا ہے تو مشنری صاحبان کو اپنی محنت کے رائگان جانے کے سبب کیا رونا اور افسوس کرنا نہ چاہیے؟

(۶) کیا آپ کوئی آیت پیش کرسکتے ہیں جس سے ثابت ہووے کہ مسیح یا رسولوں کے وقت میں جزو دینا کتھا



ہوتا تھا وہ سوائے غریب مسیحیوں اور بیواؤں کی مدد کے مشنری کام کے لئے آج کل کی طرح خرچ کیا جاتا تھا۔

(۷) کیا وجہ ہے کہ ہندوستانی مسیحی جیسا لینے میں سرگرم ہیں ویسا دینے میں نہیں؟

(۸) کیا سب کے سب ہندوستانی مسیحی نالائق ہیں اور ذمہ واری کے کام کو کرنے کے لائق نہیں؟ کیا یہ سچ ہے کہ ہندوستانیوں میں لائق اور جاں نثار خادم نہیں ملتے؟

(۹) ہندوستانی مسیحیوں کو ذمہ واری کے کام کرنے کے لائق بنانیکا کونسا طریقہ ہے؟

(۱۰) مشنریوں کی اطاعت سے آپکی کیا مراد ہے؟ آپ خود کس عملی طریقے سے مشنریوں پر اپنی شکرگذاری کو ظاہر کرتے ہیں؟

(۱۱) مہربانی کرکے سیلف سپورٹ کی چند مناسب تجاویز سے مطلع فرماویں کہ جو مشنریوں کے موجودہ تعلق کو قایم رکھکر عمل میں لائی جاسکیں؟

راقم ــــــ

دینی خبریں

پنڈتا راماں بائی کی بیواؤں کے ہوم بنام مکتی واقعہ کھید گاؤں میں پادری ڈبلیو ڈبلیو برو صاحب نے ۲۵ اور جوان عورتوں کو دریائے بھیما میں بپتسمہ دیا ہے۔ اور نیز ان بیواؤں میں سے ایک کے لڑکے کو بھی بپتسمہ دیا۔ پنڈتا راماں بائی کے ہوم واقعہ پونا اور کھید گاؤں سے ان آخری دس ماہ میں قریب سو کے قریب بیوائیں بپتسمہ پاچکی ہیں؟

جنوبی کوریا کے ایک گاؤں میں ۱۴۰ اشخاص نے مسیحی ہونے کی خواہش ظاہر کی وہاں کے مجسٹریٹ نے بھی اپنے کو مسیح کا مقر ظاہر کیا گو وہ کسی کلیسیا کا شریک نہیں لیکن اُس نے بہت سی مسیحی کتابیں پڑھی ہیں جو اُس کے پاس ہیں جب کوئی مجرم اُس کے پاس آتا ہے وہ اُس سے مہربانی سے سلوک کرتا مسیحی مذہب کی بابت اُسے بتاتا اور اُس کو ایک مسیحی کتاب بھی دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ وہاں کے مسیحیوں سے دوستی رکھتا ہر طور سے اُن کو ہمت دلاتا اور بت پرستی کی ممانعت کرتا ہے۔ بہت عورتیں پادریوں کی میٹنگوں میں آئیں اور مسیحی ایمان دکھاتی ہیں اُن کے گھروں میں کوئی مسیحی عورت کبھی نہیں گئی لیکن وہاں کے آدمیوں نے جو عورتوں سے سوائے خانگی معاملوں کے اور کبھی بات نہیں کرتے اُن کو ترغیب دی کہ مسیحی مذہب کی بابت سیکھیں۔ کوئی ولایتی پادری بھی اُن جگھوں میں کبھی نہیں گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی سیر کرنے والوں اور کتابوں کے ذریعے کام وہاں پھیلا۔ اڑکو کب ہند

پونا میں جوان برہمنوں کے لئے بائبل کلاس جاری کی گئی ہے۔ پہلے ہفتے چھ جوان آئے اور دوسرے ہفتے ۱۴ وہ ایک ایک آیت کرکے پڑھتے ہیں اور جو سوال وہ چاہتے ہیں پوچھتے ہیں یقین ہے کہ یہہ قاعدہ بہت مفید ثابت ہوگا؟

افریقہ میں پانچ مشنریوں کے ساتھ جو خوفناک سلوک کیا گیا اور کیسی بری طرح سے وہ قتل کئے گئے اُس کی مفصل خبر ہمارے پاس پہنچی ہے۔ اُن کو بہت سخت عذاب اور دکھ دئے دیکر ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا صرف ایک ہی لیڈی بچگئی جو اکیلی ایک سٹیشن میں رہتی تھی اور اپنے تئیں بالکل محفوظ خیال کرتی اور یقین کرتی تھی کہ میں ایسے لوگوں کے درمیان رہتی ہوں کہ جو مجھ کو پیار کرتے ہیں وہ باہر گھومنے کے لئے گئی تھی کہ وہاں ہی سینکڑوں وحشیوں نے گھیر لیا اُس نے اُن کو کہا کہ خدا میری حفاظت کریگا۔ وہ گھٹنے ٹیک کر دعا مانگنے لگی جب وہ دعا مانگ رہی تھی وہ اُس کو ڈرانے کے لئے اُس کے گرد ناچتے اور شور مچاتے تھے اس طرح دیر لگنے سے اُس کی جان بچگئی۔ اتنے میں ایک کشتی وہاں آگئی کہ جس میں ایک ڈاکٹر اور پانچ ملاح تھے وہ اس حادثہ کو دیکھکر کنارے پر آگر پڑے اور فی الفور اُس لیڈی کو وحشیوں سے چھین کر کشتی میں لے آئے اور جلد سے اُنھوں نے اس میں ایسی جلدی کی کہ وحشی اس گھبراہٹ میں جان بھی نہیں سکے کہ یہہ صرف چھ ہی آدمی ہیں۔ ہم کو یقین ہے کہ پانچ مشنری بے فایدہ نہیں مرے بلکہ اُن کا خون افریقہ کی نجات کا باعث ہوگا؟

چین سے خبر آئی ہے کہ چنگنج واقعہ ضلع ہینہ میں کیتھلک اور مشنری الائنس کے تین مشنری قتل کئے گئے ہیں مفصل حال معلوم نہیں ہوا؟

گوپال گنج (مشرقی بنگال) کے پادری بوس صاحب آج کل سکاٹ لنڈ میں ہیں وہ کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں کے لوگوں پر اس بات کی ضرورت ظاہر کریں کہ ہندوستان میں مسیحی لڑکوں کے لئے ایک ایسے سکول کی ضرورت ہے کہ جس میں سب کے سب مسیحی استاد ہوں اور مسیحی کتابیں پڑھائی جایا کریں؟

ریویو آف ریویوز کے ایڈیٹر مسٹر سٹیڈ صاحب کہتے ہیں کہ مسٹر گلیڈسٹون کی آخری تکلیف کے دنوں میں سب سے اچھی خبر کہ جس سے اُنکو بڑی خوشی اور تسلی ہوئی یہہ تھی کہ اُنکی پوتی نے کہ جو بیس برس کی جوان عورت ہے اور بڑی روحانی مزاج والی ہے فیصلہ کیا ہے کہ وہ عمر بھر مونگو کے جو اندھیرے

[illegible]

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن جولائی ۱۲- جنرل ملس معہ سٹاف کے سنٹیاگو میں پہنچ گئے ہیں- کمانڈر ان چیف نے پہنچتے ہی امیر البحر سیمپسن سے گفتگو کی ؛

سنٹیاگو پر بحری فوج کی جانب سے گولے چلائے گئے اور دو گھنٹے تک یہہ گولے چلتے رہے- جنرل شافٹر نے فلیٹ کو خبر پہنچائی کہ بمب کے گولے اکثر پورے فاصلہ پر نہیں پہنچتے ہیں- پچھلا گولہ جو پھینکا گیا وہ ایک گرجا گھر پر جا لگا جو شہر کے وسط میں واقع تھا- اِس میں جنگ کا سامان اور گولہ بارود کا گودام تھا جس میں آگ لگ گئی ؛

اخبار ٹائمس کے ایک تار آمدہ میڈرڈ میں بیان کیا جاتا ہو کہ سپین کی کیبنیٹ سخت تفرقہ پڑنے کے باعث مستعفی ہو گئی ہو- اُمید ہو کہ کیبنیٹ جس میں جنگی ممبر زیادہ انتخاب ہونگے تاکہ گھر میں امن قایم رکھیں اور صلح کی شرائط تجویز کریں جلد بننے والی ہو ؛

سنٹیاگو کی جدید خبروں سے معلوم ہوا ہو کہ جنرل شافٹر نے سپین کے کمانڈر کو پیغام بھیجا کہ زیادہ مقابلہ کرنے کی ناُامیدی ہو جس کا جنرل ٹورل نے جواب دیا کہ میں پھر اپنی گورنمنٹ سے ہدایات کے لئے دریافت کرونگا ؛

بمبئی جولائی ۱۲- کل بمبئی میں ۹ واردات اور ۱۱ موتوں کی رپورٹ ہوئی ؛

کراچی جولائی ۱۲- ۱۲ تاریخ کی رپورٹ میں ۳ واردات اور ۴ موتیں درج ہیں ؛

کلکتہ جولائی ۱۳- پیر کی رپورٹ میں ۳ مشخص اموات درج ہیں- سینٹری کمشنر نے رائے ظاہر کی ہو کہ وبا کا انسداد کامیابی سے ہو سکتا ہو- اِس امر کو رکنے کے لئے کہ بغیر اطلاع کے ایسی لاشیں دفن نہ کیجاویں جو وبا کی بیماری سے مر گئے ہوں ایسے قانون بنائے جاویں کہ بغیر سارٹیفکٹ ڈاکٹر کے کوئی لاش نہ دبائی جاوے یا جلائی جاوے- اور اگر ایسا نہ ہوا ہو تو جب تک میڈیکل افسر موت کے سبب سے واقفیت نہ حاصل کرے لاش دی نہ جاویگی ؛

لندن جولائی ۱۳- جنرل شافٹر کے پیغام کے جواب میں کہ اہل قلعہ سنٹیاگو اور زیادہ آگے کو مقابلہ نہ کرسکے گا جنرل ٹورل نے جواب دیا کہ ہم نے ارادہ کیا ہو کہ آخر تک مقابلہ کرینگے ؛

سنٹیاگو میں جنگ کی چند روزہ مہلت کا انتظام جمعرات کے دوپہر تک کے لئے کیا گیا ہو اور اِس اثنا میں جنرل ٹورل سپین والوں کا کمانڈر اپنی گورنمنٹ سے خط و کتابت کریگا +

امریکہ کی فوج میں زرد بخار کی وبا کے پھیلنے سے واشنگٹن میں اندیشہ ہو رہا ہو- بارش کے باعث بھی توپوں کے آگے لیجانے میں ہرجہ ہو رہا ہو +

لندن جولائی ۱۳- منیلا کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہو کہ وہاں کے باغی سرکشی کرتے ہیں سپین کی کیبنیٹ حال کے لئے جاری رہیگی- سپین میں پھر مطیع نہ ہونے کے خیالات جاگ اُٹھے ہیں اِس لئے کہ کیوبہ میں امریکہ کی فوج کے درمیان بخار پھوٹا ہو ؛

جنرل ٹورل اور جنرل شافٹر کے درمیان گفتگو ہونے کے بعد سنٹیاگو نے اپنے آپ کو مندرجہ ذیل شرائط پر حوالہ کر دیا ہو ؛

اوّل- کہ سنٹیاگو کے ساتھ تمام شرقی کیوبہ حوالہ کر دیا جاوے ؛

دوم- امریکہ والے رضامند ہوئے ہیں کہ جنرل ٹورل کی فوج کو اپنے جہازوں میں سپین کو پہنچا دیں مگر سپین کے افسروں کے پاس اپنی تلوار رہے ؛

لندن جولائی ۱۵- اخبار نیویارک ہیرلڈ بیان کرتا ہو کہ واشنگٹن میں سرکاری افسر بیان کرتے ہیں کہ پریزیڈنٹ مکنلی جزائر فلپائن کو اپنے قبضہ میں رکھنے کا خواہش مند نہیں ہو- جزیرہ گوام اور شرق میں کوئلہ لینے کا سٹیشن حاصل کرنے پر راضی ہوگا ؛

بشرطیکہ پورٹو ریکو امریکہ کو مل جاوے اور کیوبہ آزاد کیا جاوے پریزیڈنٹ امریکہ کا سپین سے کوئی تاوان جنگ طلب نہ کریگا ؛

امریکہ والے سنٹیاگو کو اہل کیوبہ کو نہ دینگے جب تک کہ اہل سپین کُل کیوبہ کو خالی نہ کر دیں ؛

جنرل شافٹر رپورٹ کرتا ہو کہ سنٹیاگو کے حوالے کر دئے جانے سے اب اُس کے پاس بارہ یا پندرہ ہزار کے قریب قیدی موجود ہیں ؛

بمبئی جولائی ۱۷- کل وبا سے ۷ واردات اور ۷ اموات کی رپورٹ ہوئی ؛

کلکتہ جولائی ۱۵- جمعرات کو دو واردات اور ۵ موتوں کی رپورٹ وبا سے ہوئی ؛

لندن جولائی ۱۸- امریکہ کے بہت سے جنگی جہاز مقام گوانتنامو میں ہیں- کئی جہاز پورٹو ریکو پر چڑھائی کی تیاری کر رہے ہیں- جنرل ملس وہاں جانے والے ہیں ؛

سنٹیاگو میں خدمات کے صلہ میں پریزیڈنٹ مکنلی نے جنرل شافٹر کو امریکہ کے لوگوں کی جانب سے شکریہ کے کلمے لکھے ہیں ؛

کاموڈور واٹسن کاسکواڈرن سپین کیجانب

مضامین مفید المبتدین

باغی کا قصہ

آوارا نامے ایک باغی تھا جس نے اپنے بادشاہ کو اتنا ناراض کیا کہ اُس کے قتل کا حکم دیا گیا اور ایسا حکم واجب تھا کیونکہ وہ کسی طرح سے اُس کے حکم میں نہ رہتا تھا۔ اِس فتوی کی خبر پاکر آوارا نے اپنے قلعہ میں پناہ لی۔ اور کچھ دیر تک اُس کی مضبوطی کرتا رہا۔ لیکن جلد ظاہر ہوگیا کہ یہہ شخص سرکار کے زور کا مقابلہ نہیں کرسکتا اُس کی رسد جلد تمام ہوگئی اور اُس کے کوئے سوکھنے لگے اور بھونچال نے قلعہ کو یہاں تک ہلایا کہ دشمن سے مقابلہ کرنے کا تو کیا ذکر بلکہ وہ آپ ہی گرنے پر تھا ❊

ایک روز اُس برج پر جہاں آوارا بیٹھا ہوا سامنے کے خوش منظر پر نگاہ کررہا تھا لحاظ نامے اُس کا ایک دوست دوڑا آیا اور پکارا کہ "اے دوست کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں کہ وہاں دور سے بادل سے گرد نظر آتی ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ نے آپ کی گرفتاری کے واسطے ایک پلٹن بھیجی ہے دیکھو اُس کالے جھنڈے پر جسے وہ اُٹھائے ہیں لفظ مصائب لکھا ہوا ہے ابھی تو بچنے کا موقعہ ہے بھاگ جائیے" ❊

لیکن آوارہ کے منہ صلح و سلامتی کے نشان ظاہر ہوئے اور اُس نے جواب دیا کہ "میں بھاگ نہیں سکتا میں اُن آنے والوں سے نہیں ڈرتا" ❊

لحاظ نے بہت تعجب کیا کہ یہہ جو واجب القتل ٹھہرایا گیا ہے سو مصائب کے آنے پر ایسی تسکین کے ساتھ کیوں بیٹھا ہے؟ تھوڑی دیر بعد لحاظ نے پھر آوارا کے پاس جاکر پکارا کہ "ایک اور بھی خطرناک خطرہ نظر آتا ہے۔ اُدھر سے دوسری پلٹن چلی آتی ہے یقیناً وہ جلد یہاں پہنچ جائیگی اور اُس کے سیاہ نشان پر لفظ موت لکھا ہے" ❊

مگر آوارا کے چہرے پر کامل خاطرجمعی ظاہر ہوئی اور اُس نے پھر جواب دیا کہ "میں اُس سے بھی نہیں ڈرتا نہ میں بھاگ سکتا ہوں" ❊

لحاظ اُس بات کو سُنکر زیادہ تعجب کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوا اور اپنے جی میں کہتا تھا کہ "کیا میرا صاحب موت سے بھی نہیں ڈرتا ہے"؟ لیکن تھوڑی دیر بعد لحاظ تیسری مرتبہ پھر وہاں دوڑا آیا جہاں آوارا آرام سے بیٹھا تھا اور پکارا کہ "اے صاحب آپ تو بڑے چین سے مصیبت اور موت کی انتظاری کررہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ایک دشمن اُن سے بھی بدتر نظر آتا ہے کیونکہ اُدھر سے ایک تیسری پلٹن نظر آتی ہے اور اُس کے نشان پر جو آگ سا چمکتا ہے اَبدی ہلاکت کے الفاظ لکھے ہیں اور اب آپ ضرور ناامید ہونگے۔ قلعہ گرا جاتا ہے اور اُس کی محافظت کا کوئی سامان باقی نہیں رہا۔ بادشاہ قادر و زبردست ہے۔ تو بچنے کا کیا وسیلہ ہے"؟

یہہ سُنکر آوارا نے بڑی خاطرجمعی سے آسمان کیطرف آنکھیں اُٹھاکر جواب دیا کہ "میں کیوں ڈروں اور کسواسطے ناامید ہوؤں؟ میں جانتا ہوں کہ قلعہ جلد خاک میں مل جائےگا اور واضح ہےکہ میں نہ لڑسکتا اور نہ بھاگ سکتا ہوں۔ لیکن جس حال میں کہ میرے مالک نے بڑا رحم کرکے مجھے معافی اور قبولیت کا خط اپنے دست مبارک سے لکھکر بھیجا ہے تو میں کیوں حراساں ہوؤں"؟ یہہ بات کہکر آوارا نے اپنی چھاتی سے خط نکالا جس میں بادشاہی دستخط تھا اور خون کی مہر سے بند کیا گیا تھا اُسے پڑھکر لحاظ کو سُنایا۔ اُس شفقت نامہ میں باغی کے واسطے مفت معافی کا فرمان تھا بلکہ بادشاہ نے اُس کو کھوئے ہوئے حقوق میں پھر شامل کیا بلکہ اُس کو فرزند عزیز کا خطاب عنائت کیا ❊

اے پڑھنے والو آوارا ہماری اور تمہاری تمثیل ہے۔ ہم بھی اپنے بادشاہ یعنے خداوند اپنے خالق و مالک سے باغی ہوئے ہیں۔ گناہ کرکے ہم اُس سے برگشتہ ہوگئے ہیں۔ ہمارے بدن کا قلعہ خاک میں گرا جاتا ہے اور مصیبت اور بیماری اور موت کے دشمنوں کو نہیں روک سکتا لیکن ہم گنہگاروں کے لئے مسیح نے اپنی جان دیکر کفارہ گزرانا ہے۔ ہمارے لئے جو ایمان سے اُسکو قبول کرتے ہیں اُس نے خدا سے میل ملاپ کیا ہے اور اپنے لہو کی مہر سے ہمارے لئے ایک عہد باندھا۔ اور جب کہ خدا سے میل ہوا تو دل میں خاطرجمعی حاصل ہوتی ہے اور دنیا میں صلح ہوجاتی ہے۔ جس نے خدا سے معافی پائی وہ معاف کرنا بھی سیکھتا ہے اور مسیح کے نقش قدم پر چلکے جو خاص صلح کرنے والا ہے وہ اُن زخموں پر جو کہ جدائی سے پڑگئے ہیں محبت کا مرہم لگاکے باندھتا ہے۔ "مبارک وہ جو صلح کرنے والے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلائیں گے"۔ خدا کن کو مبارک کرتا ہے؟ اُن کو "جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے۔ مبارک وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائینگے۔ مبارک وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے۔ مبارک وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہونگے۔ مبارک وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔ مبارک وہ جو پاکدل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو صلح کرنے والے ہیں کیونکہ خدا کے فرزند کہلائیں گے۔ مبارک وہ جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہے" ❊

اُمہات المومنین

یعنے

دربار مصطفائی کے اسرار

جس کی چار ماہ سے ہندوستان کے تمام اسلامی اخباروں میں دھوم مچ رہی ہے اور جس کی اشاعت کو کھلّا رکوانے کی غرض سے مسلمانوں نے بڑے زور شور سے گورنمنٹ میں موریل بھیجے تھے کہ جو نامنظور ہو چکے۔ اُس کے جواب میں **سر سید احمد خاں** مرحوم نے اپنی وفات کے کچھ دن پہلے ایک مضمون لکھا تھا جو بعنوان **ازواج مطہرات** سیکے سکرٹری مولوی وحیدالدین سلیم کی طرف سے مسلمانوں کے اکثر اُردو اخباروں میں چھاپا گیا ہے اور آج کل اُسکا چرچا بھی ہو رہا ہے۔

اُمہات مومنین کے مُصنّف نے سید کے مضمون کی پوری تردید کر کے ہمارے دفتر میں بھیجی ہے اور ہمارا قصد ہے کہ ہم فایدہ عام کے لئے اِس تحریر کو اپنے اخبار میں ہر ہفتہ ۴ صفحہ کے اندازہ سے بطور رسالہ تاریخ ۲۹ جولائی ۱۹۰۱ء سے چھاپنا شروع کر دیں۔ تاکہ نورافشاں کے ناظرین کو یہہ رسالہ اخبار کے ساتھ ملتا رہے۔ دیگر احباب جن کے پاس اُمہات مومنین موجود ہے اگر وہ بھی اپنی کتاب کو مکمل کرانا چاہیں تو چاہئے کہ فوراً ۲۰ ٹکٹ ہم کو بھیجکر مطبع میں اپنا نام درج کرالیں کہ تیاری کے بعد یہہ مضمون اُن کی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہنچ جاوے ہم صرف اُسی قدر زاید کاپیاں چھاپیں گے کہ جن کیواسطے درخواست معہ قیمت کے ہم کو وصول ہونگی پس شائقین کو جلدی کرنا چاہئے۔ ایڈیٹر۔

نوٹ۔ ہم نے بوجوہات چند مناسب سمجھا ہے کہ بجائے ۸ صفحوں کے ۴ صفحوں فی ہفتہ رسالہ کی صورت میں اِس کو شائع کریں۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ یہہ رسالہ ۳۰ ہفتہ تک متواتر جاری رہیگا۔ اِس صورت میں اگر اخبار ۳ ماہ تک خریدا جاوے تو یہہ رسالہ مفت حاصل ہو گا۔ مگر درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ ایڈیٹر

کسی گذشتہ نورافشاں کے سپلیمنٹ میں ریورنڈ ہیرنگٹن یوری کی بابت سوال نکلا آیا وہ آر۔ پی چرچ کے مشنری مقرر ہو گئے ہیں یا نہیں۔ چونکہ اُسوقت کوئی پختہ خبر نہ تھی۔ اِس وجہ سے جواب نہیں دیسکا۔ مگر گذشتہ سنڈ کی کارروائی سے باضابطہ خبر آئی ہے کہ مسٹر یوری جو کہ ماہ اپریل میں آر۔ پی۔ پریسبٹری نیویارک اور روم ماٹ میں قبول کئے گئے تھے۔ بہ اجلاس سنڈ مذکور آر۔ پی مشن کے مشنری انڈیا کو مقرر کئے گئے ہیں۔ شاید ممالک مغربی و شمالی کے کسی مشن اسٹیشن پر متعین کئے جاوینگے۔

ریورنڈ جی۔ ڈبلیو۔ سکاٹ صاحب سینیر مشنری انڈیا متعینہ رُوڑکی جو کہ آج کل فرلو پر امریکہ میں گئے ہوئے ہیں۔ جنرل سنڈ کے ماڈریٹر اِس سال کیلئے چُنے گئے ہیں۔ اور وہ پریسبٹری آف انڈیا کے ڈیلیگیٹ بھی تھے سُنا گیا ہے۔ کہ وہ ماہ نومبر حال تک معاودت بالخیر فرماویں گے۔ صاحب مذکور نے بہت ناموری حاصل کی ہے۔

اور یہہ بھی انتظام کیا گیا ہے کہ مس ایل۔ پی۔ سوفٹ جو کہ مدت سے زنانہ کام پٹیالہ میں کرتی ہیں۔ امریکہ میں جا کر فسٹ کلاس میڈیکل تعلیم حاصل کریں۔ اور میڈیکل مشنری ہو کر ہندوستان کی مستورات کے معالجہ جسمانی و روحانی کیلئے عمدہ طرح سے تیار ہو کر آویں۔

یہہ بھی خوشی کی خبر ہے کہ۔ آر۔ پی پریسبٹری آف انڈیا کو تمام اختیارات و حقوق جنرل سنڈ کے تمام پریسبٹریوں کے برابر دے گئے ہیں۔ اب پریسبٹری آف انڈیا اور سہارنپور پریسبٹری کے تمام حق حقوق اور اختیارات ویسے ہی ہیں۔ جیسے اور پریسبٹریوں کے ہیں جو کہ امریکہ میں جنرل سنڈ کے ماتحت ہیں۔ خداوند اِن دونوں پریسبٹریوں پر اپنی روح قدس نازل کرے۔ اور ہندوستان کے لوگوں کو مسیح کے پاس لانے اور خدا کا جلال ظاہر کرنے کا قوی وسیلہ بناوے۔ آمین

راقم

مرزا الشیخ ناصر۔ پٹیالہ۔ ریاست پٹیالہ

ضروری اطلاع

ہم خریداران اخبار کی خدمت میں ضروری اطلاع دیتے ہیں کہ جنکے ذمہ قیمت اخبار کسی نہ کسی باعث سے باقی ہے وہ ازراہ مہربانی ۲۵ تاریخ ماہ حال تک اپنا حساب بیباق کر دیں۔ جس قدر حساب اُنکے ذمہ ہے۔ اُسکی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ گذشتہ دسمبر میں دیدی گئی ہے۔ اب ہماری گذارش یہہ ہے۔ کہ اِن پوسٹ کارڈوں کے بموجب ہر ایک صاحب اپنا اپنا روپیہ بہت جلد روانہ کریں۔ تاکہ ادھر تو ہم بار بار ریمائنڈر بھیجنے کی تکلیف سے بچیں۔ اور اُدھر آپ بار بار ریمائنڈر پانے کی بدمزگی سے بچیں۔

مینیجر نورافشاں۔ لودیانہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ۔ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

پادری اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب ایڈیٹر و مینیجر اخبار نورافشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس۔ لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا۔